السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے علم میں یہ بات آئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے طبعی رضاعت میں برکت رکھی ہے اور قرآن مجید اسے بیان کرتا ہے آپ سے گزارش ہے کہ آپ مجھے یہ بتائیں کہ قرآن مجید میں یہ کون سے مقام پر ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس میں کوئی شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے برکت فرماتا ہے اور جب بندہ اللہ تعالیٰ سے اپنے مال یا رزق میں برکت کی دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بابرکت بنا دیتا ہے یا اس کی شخصیت بھی بابرکت بنا دیتا ہے جیسا کہ قرآن میں ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا۔

وَجَعَلَنى مُبارَكًا أَينَ ما كُنتُ ۳۱ ... سورة مریم

"اور میں جہاں بھی ہوں مجھے بابرکت بنا۔"

اور برکت وہاں ہی ہوتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ اسے کردے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے بارش کے بارے میں فرمایا ہے :

وَنَزَّلنا مِنَ السَّماءِ ماءً مُبـٰرَكًا ۹ ... سورة ق

"اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی نازل فرمایا۔"

یعنی اس کے نزول سے برکت حاصل ہوتی ہے وہ اس طرح کہ اس بارش سے درخت اور نباتات اگتے ہیں لیکن رضاعت کے بارے میں ہمارے علم میں نہیں کہ خصوصی طور پر اس کی برکت کے متعلق کوئی آیت وارد ہو۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ عمومی طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اس سے منع کردہ کاموں سے بچنے سے انسان کو خاص قسم کی برکت حاصل ہے جو نافرمان کو نظر نہیں آتی۔

قرآن مجید میں والدہ کو بچے کی طبعی رضاعت پر ابھارا گیا ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں ہے کہ :

"اور مائیں اپنی اولاد کو دو سال تک دودھ پلائیں۔"(البقرة:31)

علماء کا کہنا ہے کہ یہ خبر حکم کے معنی میں ہے یعنی والدہ پر ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو دودھ پلائے ان کا کہنا ہے کہ مدت رضاعت میں سے کچھ دیر دودھ پلانا واجب ہے اور طبی طور پر یہ معلوم ہے کہ اس کے بہت سے فوائد ہیں اور اس کی وجہ سے بچے کی نشو نما میں بہت فائدہ ہوتا ہے اور اس میں بھی کوئی شک نہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لانے اور انہیں نافذ کرنے میں بہت بڑی برکت ہے۔ (واللہ اعلم) (شیخ ابن جبرین)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ نکاح و طلاق

ص514

محدث فتویٰ